السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شروع جماعت میں سنن صبح کا پڑھنا روا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صبح کی نماز یا کسی اوروقت کی فرض باجماعت شروع ہوجانے کی حالت میں فجر کی سنت یا کوئی اورسنت ، پڑھنی روا اورجائز نہیں ہے ، نہ صف کے قریب ،نہ صف سے دور، مسجد میں کھمبوں کے پیچھے ،نہ مسجد سے باہر مسجد کے دروازہ کے پاس ’’ اِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ مرفوع اخرجہ مسلم والأربعۃ عن ابی ہریرۃ، وأخرجہ ابن حبان بلفظ : إذا أخذ المؤذن فی الإقامۃ ، وأحمد بلفظ : فلا صلوۃ إلا التی أقیمت وہو رخص وزاد بن عون بسند حسن : قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر ؟ ولا رکعتی الفجر ، وأما زیادۃ : إلا رکعتی الصبح ، فی الحدیث فقال ، البیھقی : ہذا الزیادۃ لا أصل لہا ، وعن ابن سرجس : ہے ’’ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : « يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا ، ، انتہی . واللہ اعلم بالصواب

کتبہ عبید اللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسۃ دار الحدیث الرحمانیہ بدہلی

ظہر کی اذان ونماز کے وقت کے بارے میں آپ کے یہاں کے علماء کرام کا مذکورہ اختلاف اوراس کی نوعیت پر اطلاع پاکر حیرت وتعجب کے ساتھ دکھ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے ۔

رمضان 1391ھ (16 نومبر 1971ء) کو ضحوہ کبریٰ (بمقابلہ ضحوہ صغری یعنی اشراق) کا وقت گیارہ تین تھا ۔ اس میں چاشت کی نماز چار یا چھ یا 8 رکعت پڑھی جاتی ہے اور نماز ظہر واذان کا وقت گیارہ 43 یا 27 45 تھا ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹھیک دوپہر (نصف النہار) یعنی : آفتاب کے خط نصف النہار میں ہونے کا تحقق ، جس میں کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں ہے گیارہ 30 یا دوتین منٹ اور آگے ہوا۔ اس کے بعد گیارہ 35 پر یا دوتین منٹ اوربعد زوال شمس شروع ہوگیا ، اور گیارہ 41 پر خوب اچھی طرح زوال کا تحقیق اوروقوع ہوگیا ، اورجب زوال شمس عن خط نصف النہار کا تحقق ہوگیا ، توظہر کی اذان ونماز کا وقت بلاشبہ آگیا ، کیوں کہ ظہر کی نماز واذان کا وقت شرعاً بزوال شمس عن نصف النہار کے تحقق سے ہی ہوتا ہے ۔ اورزوال شمس یا نصف النہار وغیرہ کے اوقات ریلوے مروجہ ٹائم سے جاڑے اور گرمی میں قرب اوربعد شمس یا میل شمس کے اعتبار سے مختلف ہوتے رہتے ہیں ۔ یہ محض جاہلانہ بات ہے کہ زوال ہمیشہ ریلوے کے ٹائم سے 12 بجے کے بعد ہی ہوتا ہے یا ہمیشہ پونے 12 بجے ہوتا ہے ۔ لیکن نماز کسی حال میں بھی سوا بارہ بجے سے پہلے نہیں ہونی چاہیے ۔ بہرحال جب زوال شمس کے تحقق کا علم (دھوپ گھڑی سے یا مروجہ گھڑیوں سے جن کے ٹائم ریڈیو سے ملائے ہوتے ہیں) ہوجائے ، توظہر کی اذان بلاشبہ دی جاسکتی ہے اوراگر سب مصلی حاضر ہوں اورکسی کے انتظار کی ضرورت نہ ہو، تودو چار یا چار رکعت سنت پڑھ کر فورا فرض پڑھی جاسکتی ہے ، اوراگر انتظار کی ضرورت ہو، حسب حال ضرورت دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے جماعت شروع کرنا مناسب ہے ۔ ان مولوی صاحبان کو دھوپ گھڑی بنا کر دکھلا دیجیے ، تاکہ ان کی غلطی ان پر واضح ہوجائے ، یہ دھوپ گھڑی ہمیشہ کا دے گی شرح وقایہ شروع کتاب الصلاۃ : 156 157 158 میں دھوپ گھڑی بنانے کا طریقہ مرقوم ہے ، بغور دیکھ کر اسی کی مطابق بنالیں ، یا پھر ’’ جدید آسان اٹلس اردو ۔ انڈین بک ڈپو بہادر گڑھ روڑ ، ڈپٹی گنج دہلی 6 سے منگوالیں قیمت للعہ ہے ۔

(عبید اللہ رحمانی 7 ذوالقعدہ 1391ھ 26 دسمبر 1971ء (الفلاح بھیکم پور گونڈہ علامہ عبید اللہ رحمانی نمبر

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ